Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Background of Jurisprudential Schools and Their Geographical Limits in the Modern Era: A Research Study

فقہی مسالک کا پس منظر اور عصر حاضر میں ان کی جغرافیائی حدود: ایک تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Zarqa Zulfiqar** (Corresponding Author)
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, MY University, Islamabad, Pakistan.
Email: zarqazulifqar1986@gmail.com

Citation

Zulfiqar, Zarqa." The Background of Jurisprudential Schools and Their Geographical Limits in the Modern Era: A Research Study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 766−783.

Submission Timeline

Received: Jan 22, 2025
Revised: Feb 05, 2025
Accepted: Feb 21, 2025
Published Online: Mar 07, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

The Background of Jurisprudential Schools and Their Geographical Limits in the Modern Era: A Research Study

فقہی مسالک کا پس منظر اور عصر حاضر میں ان کی جغرافیائی حدود: ایک تحقیقی مطالعہ

زر قا ذوالفقار ☆

Abstract

This article aims to present a historical and analytical study of the four major schools of Islamic jurisprudence, tracing their origins, evolution, and geographical spread across the Muslim world. The study begins with an overview of the intellectual foundation of Islamic law established by the Companions of the Prophet (PBUH) and their successors, which ultimately gave rise to the systematic codification of Islamic jurisprudence in the form of the Hanafi, Maliki, Shafi'i, and Hanbali schools. Each of these schools not only developed distinct methodologies (*usul al-fiqh*) and juristic approaches but also became deeply integrated into the social, cultural, and political fabric of the regions where they flourished. The article will shed light on the "mother books" that preserved the juristic legacy of each school and will introduce some of their prominent students who played a vital role in transmitting and consolidating their traditions. Historical developments will be highlighted to show how some schools flourished while others gradually disappeared. Furthermore, the study will examine the presence of these schools in the modern era, analyzing the regions where they remain dominant today, and how colonial legacies, modern state laws, and globalization have influenced their status. By presenting both historical and contemporary perspectives, this paper seeks to provide a comprehensive research-based understanding of the schools of Islamic jurisprudence. In conclusion, recommendations will be presented to guide further research and to strengthen the role of these schools in addressing contemporary legal and social challenges facing the Muslim world.

Keywords: Schools of Thought, Islamic Jurisprudence, Mother Books, Evolution, Modern Era, Geography

تعارف موضوع

اسلامی شریعت اپنے اندر ایسی جامعیت اور ہمہ گیری رکھتی ہے کہ وہ ہر دور اور ہر خطے کے حالات و ضروریات کو اپنے اندر سمو لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے اجتہادات نے اسلامی فقہ کی بنیاد ڈالی اور بالآخر دوسری صدی ہجری میں چار عظیم فقہی مذاہب کی شکل میں علمی سرمائے کو منظم صورت ملی۔ یہ مذاہب فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہیں یہ صرف علمی و نظری مکاتب ہی نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی اجتماعی زندگی کے عملی ڈھانچے کی تشکیل میں مرکزی کردار کے حامل ہیں۔ تاریخی ارتقاء کے دوران ہر مکتبِ فکر نے مخصوص جغرافیائی حدود میں پذیرائی حاصل کی۔ ریاستوں اور سلطنتوں کی سرپرستی، علمی مراکز کی سرگرمیاں اور سماجی و ثقافتی عوامل نے ان مذاہب کے پھیلاؤ میں نمایاں کردار ادا کیا مثلاً فقہ حنفی برصغیر، ترکی، وسطی ایشیا اور مشرقی یورپ میں، فقہ مالکی شمالی افریقہ اور اندلس میں فقہ، شافعی مصر، یمن، انڈونیشیا اور ملائشیا میں جبکہ فقہ حنبلی زیادہ تر جزیرۂ عرب میں رائج رہا۔ عصرِ حاضر میں ان فقہی مکاتب کی جغرافیائی تقسیم پر نوآبادیاتی دور کے اثرات، جدید ریاستی قانونی نظام اور عالمگیریت (Globalization) کے رجحانات نے بھی گہرا اثر ڈالا ہے بہت سے مسلم ممالک نے فقہی مذاہب کی بنیاد پر اپنے عدالتی اور قانونی ڈھانچوں کو استوار کیا جبکہ بعض نے مختلف مکاتب کے امتزاج سے "قانونی کوڈ" تشکیل

☆ پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، ایم وائی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

دیے۔ اس طرح آج فقہی مذاہب کی جغرافیائی حدود محض روایتی اور تاریخی وابستگی تک محدود نہیں رہیں بلکہ جدید قانونی و معاشرتی ڈھانچوں میں بھی ان کی جھلک نمایاں ہے۔ ماضی میں اس عنوان پر "مذاہب اربعہ اصول وادلہ اور تدوینِ اصول- بیان و تجزیہ" کے نام سے آرٹیکل فوزیہ نعیم، حافظ مسعود قاسم اور محمد فاروق اقبال نے لکھا ہے جو کہ مجلہ جہان تحقیق میں 2023ء میں شائع ہوا ہے جو کہ اپنی نوعیت کا اچھا کام ہے۔ میرا موضوع اس سے ہٹ کر ہے یہ آرٹیکل اسی حقیقت کو تحقیقی تناظر میں اجاگر کرنے کی کوشش ہے۔ اس میں یہ واضح کیا جائے گا کہ موجودہ دور میں فقہی مذاہب کی جغرافیائی حدود کیا ہیں، کن اسباب نے ان کی تشکیل اور بقا میں کردار ادا کیا اور کس طرح یہ مکاتب جدید دنیا میں امتِ مسلمہ کے فکری و عملی نظام کا حصہ ہیں۔

مذاہب اربعہ کی تاریخ وارتقاء

دور نبوی ﷺ میں مسائل کا حل براہِ راست وحی الٰہی (قرآن) اور سنت سے ہوتا تھا جبکہ خلفائے راشدینؓ کے دور میں اجتہاد کا عمل بھی صحابہؓ کی رہنمائی میں پروان چڑھا۔ صحابہؓ کے مختلف شہروں میں پھیل جانے کے بعد فقہی رجحانات بھی مختلف رنگ اختیار کرنے لگے مثلاً:

مدینہ: "اہلِ حدیث" کا مرکز (نصوص پر انحصار)

کوفہ: "اہل الرائے" کا مرکز (قیاس واجتہاد پر بھی انحصار)

یہی دونوں رجحانات بعد میں مذاہبِ اربعہ کی بنیاد بنے۔

مذاہبِ اربعہ کا دورِ تاسیس

مذاہب اربعہ چار ہیں:

1۔ حنفی 2۔ مالکی 3۔ شافعی 4۔ حنبلی

فقہ حنفی کے بانی کا تعارف

فقہ حنفی کے بانی امام اعظم امام ابو حنیفہ ہیں آپ کا پورا نام نعمان بن ثابت بن زوطی بن مرزبان ہے۔ آپ کی کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ تاریخ پیدائش ووفات کے بارے میں مولانا عبد السلام ندوی لکھتے ہیں:

> "امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی...فقہ کی تدوین اور ابواب کی ترتیب سب سے پہلے انہوں نے کی"[1]

امام صاحب سے ہی فقہی مسالک کی ابتداء ہوئی اور آپ نے فقہ اسلامی کی تاسیس کی اور امام اعظم کہلائے یعنی بڑے امام۔ امام ابو حنیفہ کا اعزاز ہے کہ یہ شیخ الشیوخ ہیں۔

فقہ حنفی کی ابتداء

فقہ حنفی کی ابتداء اوائل دوسری صدی ہجری سے ہوگئی اور ۱۱۰ھ–۱۵۰ھ یہ اس کا سنہرا دور رہا۔ اس مذہب کی ابتداء امام ابو حنیفہ کے دروس و تدریس سے ہوئی امام اعظم جو کہ صحابہ کرامؓ کی صحبت سے فیض یاب شاگردان رشید کے شاگرد خاص تھے اس لحاظ سے ان کا زمانہ صحابہ کرامؓ سے متصل ہے۔ ان کے اساتذہ کرام مثلاً حماد بن ابی سلیمانؒ، عطاء بن ابی رباحؒ، نافعؒ اور عامر شعبیؒ صحابہ کرامؓ سے کسب فیض حاصل کرنے کا شرف

[1]۔ Ḥasanī, ‘Allāma Sayyid ‘Abd al-Ḥayy, *Nuzhat al-Khawāṭir wa Bahjat al-Masāmi‘*, trans. Maulānā ‘Abd al-Salām Nadwī (Lucknow: Nadwat al-‘Ulamā’, 1403 AH/1983 CE), 1:69.

رکھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی مدون کردہ فقہ میں جن صحابہ کرامؓ کا رنگ نمایاں ہے ان میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

اس حوالے سے مولانا عبدالشکور فاروقی لکھتے ہیں:

"امام ابو حنیفہؒ نے اپنے استاد حماد بن ابی سلیمانؒ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فقہ اخذ کی اسی لیے ان کے فقہی افکار میں ابن مسعودؓ کے مسلک کا رنگ سب سے نمایاں ہے[2]

اسی طرح مفتی محمد تقی عثمانیؒ لکھتے ہیں:

"امام اعظم کے فقہی منہج پر تین صحابہ کرامؓ کا سب سے زیادہ اثر تھا، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ۔ خاص طور پر حضرت عمرؓ کے اجتہادات سے انہوں نے اصول اخذ کیے[3]

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام صاحب اپنے پاس سے کوئی چیز نہیں لائے بلکہ شریعت کی حدود و قیود کے اندر ہی رہتے ہوئے فقہ حنفی کی ترویج و تدوین کی۔ امام صاحب صاحب الرائے ضرور تھے لیکن یہ رائے شریعت و عقل کے بین بین ہوتی نا کہ ان کے منافی۔ امام صاحب نے نصوص کے ساتھ ساتھ اقوال و افعال صحابہؓ بھی لئے اور یہ وہ ہستیاں تھیں جو کہ آپ ﷺ سے تربیت یافتہ تھیں اور انہی ہستیوں سے امام صاحب نے اپنے اصول اجتہاد لئے لہٰذا یہ قدیم اور اولین فقہی مسلک ہے اور آج بھی اس کے پیروکار تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔

امام صاحب کے نمایاں تلامذہ:

آپ کے نمایاں تلامذہ میں یہ افراد شامل ہیں:

1۔ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاریؒ

2۔ امام محمد بن حسن شیبانیؒ

3۔ امام زفر بن ہذیلؒ

4۔ داؤد طائیؒ

مولانا محمد یوسف بنوری کے بقول:

"امام اعظمؒ کے خاص تلامذہ میں ابو یوسفؒ، محمدؒ اور زفرؒ کو سب سے زیادہ شہرت ملی انہی کے ذریعے یہ فقہ عہد عباسیہ میں سرکاری سطح پر رائج ہوئی۔[4]

امام صاحب کی ذاتی تصانیف کا تذکرہ نہیں ملتا بلکہ ان کے شاگردوں کے ذریعے ہی انکی فقہ مدون ہوئی صاحبین کا نام اس حوالے سے نمایاں ہے اور زیادہ کام انہی کا ہے۔ صاحبین امام صاحب کے اجلہ تلامذہ میں بھی شمار تھے۔

---

[2]۔ Khilāf, Dr. ‘Abd al-Wahhāb, *Tārīkh al-Tashrī‘ al-Islāmī*, trans. Maulānā Muḥammad ‘Abd al-Shakūr Fārooqī (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1404 AH/1984 CE), 112.

[3]۔‘Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī, *Al-Fiqh al-Islāmī kī Tārīkh wa Irtiqā’* (Karachi: Dār al-Ishā‘at, 1400 AH/1980 CE), 68.

[4]۔ Banūrī, Maulānā Muḥammad Yūsuf, *Imām A‘ẓam Abū Ḥanīfa: Sīrat wa Fiqh* (Karachi: Maktaba Dār al-‘Ulūm, 1410 AH/1990 CE), 145.

فقہ حنفی کی امہات الکتب

بنیادی طور پر فقہ حنفی کے مصادر کے تین حصے ہیں:

ا۔ ظاہر روایت ۲۔ نوادر ۳۔ فتاویٰ اور واقعات۔

ظاہر الروایہ امام محمد بن حسن شیبانی کی طرف منسوب ہیں اور یہ چھ کتب ہیں:

1۔المبسوط 2۔الجامع الکبیر 3۔الجامع الصغیر 4۔السیر الکبیر 5۔السیر الصغیر 6۔الزیادات

نوادر سے مراد ان چھ کتب کے علاوہ امام محمدؒ کی دوسری کتابیں جیسے ہارونیات، کیسانیات، رقیات نیز امام ابویوسفؒ کی کتاب 'الأمالي'، حسن بن زیادؒ کی کتاب 'المجرد' اور امام صاحبؒ کے دوسرے تلامذہ کی کتابیں ہیں۔

فتاویٰ اور واقعات سے مراد وہ کتابیں ہیں جن میں مسائل کے بارے میں امام صاحبؒ کی رائے منقول نہیں ہے اور بعد کے مشائخ نے ان کی بابت اجتہاد کیا ہے اس سلسلہ میں میں امام ابولیث سمرقندیؒ کی کتاب 'النوازل'، علامہ ناطفیؒ کی 'مجمع النوازل والواقعات' اور صدر شہیدؒ کی 'الواقعات' اولین کتابیں ہیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی حنفی امہات الکتب کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "فقہ حنفی کی اصل بنیاد امام محمد بن حسن شیبانی کی چھ کتابیں ہیں جنھیں 'ظاہر الروایہ' کہا جاتا ہے یہی فقہ حنفی کی امہات الکتب اور اس کے بنیادی مراجع ہیں[5]

ان کتب کے بعد بھی فقہ حنفی کی بہت سی کتب مدون ہوئیں اور ان کو پذیرائی ملی اور یہ مصنفین کی سن وفات کے اعتبار سے نمبروار ترتیب ہے:

ا:مختصر الطحاوي لأبي جعفر الطحاويؒ

۲:المنتقى فی فروع الحنفية للحاكم الشهيدؒ

۳:مختصر الكرخي للإمام الكرخيؒ

۴:مختصر القدوري لأحمد بن محمد القدوريؒ

۵:المبسوط لشمس الأئمة السرخسيؒ

۶:تحفة الفقهاء لعلاء الدين محمد السمرقنديؒ

۷:بدائع الصنائع لأبي بكر الكاسانيؒ

۸ :فتاوى لقاضي خان لفخر الدين الأوزجنديؒ

۹:بداية المبتدي لأبي الحسن علي المرغينانيؒ

۱۰:الهداية لأبي الحسن المرغينانيؒ

۱۱:وقاية الرواية لبرہان الشريعة محمودؒ

[5] ۔'Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī, *Al-Fiqh al-Islāmī kī Tārīkh wa Irtiqā'* (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1423 AH/2003 CE), 75.

۱۲:المختار لعبد الله الموصليؒ

۱۳:مجمع البحرين لمظفر الدين أحمدؒ

۱۴:كنز الدقائق لعبد الله بن أحمد النسفيؒ

۱۵:الجامع الوجيز لمحمد بن البزاز الكردريؒ

۱۶:البناية للعلامة العينيؒ

۱۷:فتح القدير لكمال الدين بن همامؒ

۱۸:ملتقى الأبحر لإبراهيم بن محمد الحلبيؒ

۱۹:الفتاوى الهندية تحت إشراف الشيخ نظامؒ

۲۰:تنوير الأبصار لمحمد التمرتاشيؒ

۲۱:الدر المختار لمحمد علاء الدين الحصكفيؒ

۲۲ :رد المحتار العلامة محمد أمين الشامي [6]

ان کتب کے بعد بھی کتب لکھی جاتی رہیں اور ان کو پذیرائی بھی ملی برصغیر میں فتاویٰ عالمگیری کو جو شہرت ملی وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔امہات الکتب میں تمام مسائل کا حل سمو دیا گیا اور آگے چل کر انہی پر شروحات و خواشی لکھی گئیں۔

فقہ حنفی کا منہج

حنفیہ کے فقہی استنباط اور اُصولی منہج کی بنیاد سات اصولوں پر رکھی گئی ہے:

۱۔کتاب اللہ ۲۔سنت رسول ﷺ ۳۔قوالِ صحابہؓ ۴۔اجماع ۵۔قیاس ۶۔استحسان ۷۔عرف

مولانا امین احسن اصلاحی اس ضمن میں رقمطراز ہیں:

"امام ابو حنیفہؒ کے ہاں استحسان کا اصول بڑی جامعیت رکھتا ہے یہ دراصل قیاس کے جمود کو توڑنے اور شریعت کے مقاصد کو سامنے رکھنے کا نام ہے [7]

اسی طرح مولانا سعید احمد اکبر آبادی لکھتے ہیں:

"حنفیہ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد میں عقل اور نص دونوں کو ساتھ ساتھ رکھا۔قیاس اور استحسان کا امتزاج ان کے فقہی منہج کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے [8]

---

[6] ۔Raḥmānī, Khālid Sayf Allāh, *Qāmūs al-Fiqh* (Karachi: Zamzam Publishers, 1428 AH/2007 CE), 1:378–384.

[7] ۔ Aṣlaḥī, Amīn Aḥsan, *Uṣūl-e-Fiqh* (Lahore: Idāra Tadabbur-e-Qur’ān wa Ḥadīth, 1423 AH/2003 CE), 210.

[8] ۔ Akbarābādī, Sa‘īd Aḥmad, *Fiqh-e-Islāmī kā Ta‘āruf* (Delhi: Nadwat al-Muṣannifīn, 1417 AH/1997 CE), 134.

مندرجہ بالا اقوال سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ امام اعظم نے جمود کو توڑنے کے لئے اصول بنائے کیونکہ نئے پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کرنا ضروری تھا اور اسلام جب مختلف علاقوں میں داخل ہوا تو ان کی رسوم ورواج کے مطابق حل پیش کرنا ضروری تھے اسی سلسلہ میں عدم حرج اور قلت تکلیف جیسے اصول بھی اپنائے گئے اور عرف ورواج کا خیال بھی رکھا گیا۔

تعارف فقہ مالکی وبانی فقہ مالکی

امام مالک کا پورا نام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی، کنیت ابو عبد اللہ اور لقب امام دار الہجرۃ ہے۔ آپ کی پیدائش 93ھ مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات 179ھ میں ہوئی آپ جنت البقیع، مدینہ منورہ میں دفن ہیں۔ فقہ حنفی کے بعد یہ دوسرا قدیم فقہی مذہب ہے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بقول:

> "فقہ مالکی کی بنیاد امام مالکؒ نے رکھی اور اس کی تدوین "الموطأ" کے ذریعہ کی۔ یہ کتاب حدیث وفقہ کا پہلا جامع مجموعہ ہے، جس میں اہل مدینہ کے تعامل کو نمایاں حیثیت دی گئی ہے [9]

امام مالک کا مرکز مدینہ تھا اس لئے ان کی فقہ میں تعامل مدینہ کا رنگ نمایاں ہے۔ ان کے اساتذہ میں نافع مولیٰ ابن عمرؓ، ابن شہاب زہریؒ، ربیعۃ الرائےؒ اور یحییٰ بن سعید الانصاریؒ شامل ہیں۔ امام مالک نے بھی صحابہ کرامؓ کے شاگردان رشید سے کسب فیض کیا ان کی فقہ پر حضرت عمر بن خطابؓ، ابن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا رنگ غالب تھا۔ پروفیسر محمد یونس جالندھری کے بقول:

> "امام مالکؒ کی فقہ میں جن صحابہ کرامؓ کے اثرات سب سے نمایاں ہیں وہ حضرت عمرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ ہیں [10]

امام مالک چونکہ مدینہ میں تھے اور مدینہ میں آپ ﷺ کا زیادہ عرصہ گزرا اور صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے ہر فعل و عمل کو براہ راست دیکھا اس لئے ان کی فقہ میں تعامل مدینہ غالب ہے اور ان صحابہ کرامؓ کا بھی اثر نمایاں ہے جو آپ ﷺ کی صحبت میں زیادہ عرصہ رہے۔

اجلہ تلامذہ:

امام مالک سے موطا روایت کرنے والے شاگردوں کی تعداد کافی زیادہ ہے لیکن مشہور دو ہیں:

1۔ عبد الرحمٰن بن قاسم (خزانۃ مذہب مالک)

2۔ امام شافعیؒ

عبد الرحمٰن بن قاسم کا قول ہے:

> ہم نے جو کچھ دین میں سیکھا ہے وہ سب امام مالک کے ذریعے سیکھا۔[11]

امام مالک کے تلامذہ میں مشہور لوگ شامل تھے جیسے کہ امام شافعی اور اسی طرح مشہور مفسر امام قرطبی بھی مالکی المذہب تھے۔

---

[9]۔ Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Tārīkh-e-Fiqh-e-Islāmī* (Lucknow: Majlis Barkāt-e-Islāmī, 1376 AH/1957 CE), 111.

[10]۔ Jālandharī, Prof. Muḥammad Yūnus, *Imām Mālik aur Fiqh-e-Mālikī* (Lahore: Idāra Thaqāfat-e-Islāmī, 1405 AH/1985 CE), 67.

[11]۔ Nu'mānī, Muḥammad Shiblī ibn Ḥabīb Allāh, *Tārīkh al-Fiqh al-Islāmī* (Lucknow: Maṭba' Nadwat al-'Ulamā', 1348 AH/1930 CE), 165.

امہات الکتب:

مالکی امہات الکتب میں الموطأ(امام مالک)،الواضحۃ(ابن حبیب)،المدونۃ الکبریٰ(امام سہنون)،العتبیۃ(المستخرجۃ)،المختصر(ابن عبد البرؒ)اور مختصر خلیل(خلیل بن عبد الرحمٰن)شامل ہیں۔

فقہ مالکی کا منہج

امام مالک نے اپنے مذہب کی بنیاد بیس اصولوں پر رکھی ہے ان میں پانچ کتاب اللہ اور پانچ سنت رسول ﷺ میں سے ہیں اور دس ان کے علاوہ ہیں۔کتاب اللہ کے پانچ اصول یہ ہیں:

1۔نص الکتاب، 2۔ظاہر الکتاب 3۔دلیل الکتاب، 4۔مفہوم الکتاب 5۔تنبیہ الکتاب

سنت رسول ﷺ کے پانچ اصول یہ ہیں:

1۔نص السنۃ، 2۔ظاہر السنۃ، 3دلیل السنۃ، 4۔مفہوم السنۃ، 5۔تنبیہ السنۃ

ان کے علاوہ دس اصول یہ ہیں:

1۔اجماع،2۔قیاس،3۔تعاملِ اہل مدینہ،4۔قولِ صحابیؓ،5۔استحسان،6۔سدِ ذریعہ،

7۔مراعاۃ الخلاف،8۔استصحابِ حال،9۔مصالحِ مرسلہ،10۔شرائع من قبلنا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بقول:

"امام مالکؒ نے تعامل اہل مدینہ اور مصالح مرسلہ کو اصولِ فقہ میں خاص مقام دیا اس وجہ سے ان کا منہج فقہ انسانی ضروریات کے قریب تر سمجھا جاتا ہے[12]

وہ اہم اصول جن سے امام مالکؒ کو شہرت حاصل ہوئی وہ یہ پانچ ہیں

"1۔عمل بالسنۃ،2۔تعاملِ اہل مدینہ،3۔مصالحِ مرسلہ،4۔قولِ صحابیؓ،5۔استحسان[13]

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام مالک پر تعامل مدینہ اور صحابہ کرامؓ کی نمایاں چھاپ تھی۔امام مالک نے زیادہ تر اصول قرآن و سنت سے ہی لئے جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے کہ پانچ اصول قرآن،پانچ اصول سنت رسو ﷺ اور باقی دس اصول ان کے علاوہ لئے جن میں اقوال صحابہؓ،اجماع،قیاس،تعامل مدینہ اور سد ذرائع وغیرہ ہیں۔یہ اصول نوع انسانی کی بھلائی کے لئے وضع کئے تاکہ اسلامی شعار کو فروغ ملے۔

مسلک شافعیؒ اور بانی مسلک شافعیؒ کا تعارف

امام شافعیؒ کا پورا نام محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع القرشی الہاشمی المطلبی ہے۔فلسطین کے شہر غزہ میں ۱۵۰ھ کو پیدا ہوئے اور مصر میں ۲۰۴ھ کو وفات پائی۔امام شافعی نے اپنی علمی بنیادیں حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کے شاگردوں سے لی ہیں۔امام شافعیؒ کا زیادہ تر انحصار قرآن و سنت کے فہم میں ابن عباسؓ کے منہج پر ہے۔اس لیے انہیں ترجمان القرآن کے فقہی منہج کا وارث بھی کہا جاتا ہے۔ان کے اساتذہ کرام میں نمایاں نام امام مالکؒ کا ہے۔

12۔ Ḥamīdullāh, *Tārīkh-e-Fiqh-e-Islāmī*, 165.

13۔ Al-Zuḥaylī, Dr. Wahba, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh*, trans. Muḥammad Yūsuf Tanūlī (Karachi: Dār al-Ishā'at, 1432 AH/2011 CE), 1:32.

ڈاکٹر حمید اللہ کے بقول:

"شافعی فقہ میں قرآن کی تفسیر اور فقہ میں حضرت ابن عباسؓ کا منہج، عبادات میں ابن عمرؓ کا اثر، اور فرائض میں زید بن ثابتؓ کی چھاپ نمایاں ہے[14]

کبار آئمہ یعنی امام مالک و ابو حنیفہ کی طرح امام شافعی بھی وہی منہج اپناتے ہیں کیونکہ فقہ کی تدوین قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق ہی ہوئی اسی لئے تقریباً تمام آئمہ اربعہ کے مناہج ایک جیسے ہی محسوس ہوتے ہیں۔

اجلہ تلامذہ:

امام شافعی کے اجلہ تلامذہ میں امام احمد بن حنبلؒ، ربیع بن سلیمان المرادیؒ، ابراہیم بن یحییٰ المزنیؒ اور ابو یعقوب البویطیؒ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

امہات الکتب:

فقہ شافعی کی امہات الکتب میں سر فہرست امام شافعی کی اپنی تصنیف کتاب الام ہے پھر مختصر المدني(ابو ابراہیم اسماعیل یحییٰ المزنیؒ)، المهذب(ابو اسحاق ابراہیم شیرازیؒ)، التنبیہ فی فروع الشافعیۃ(ابو اسحاق ابراہیم شیرازیؒ)، منہاج الطالبین(امام نوویؒ)، مغنی المحتاج (شمس الدین محمد الشربینی الخطیبؒ) اور نہایۃ المحتاج (شمس الدین محمد جمال محمد بن احمد رملیؒ) شامل ہیں۔ متاخرین شوافع کے نزدیک:

"مغنی المحتاج اور نہایۃ المحتاج کو فقہ شافعی کے سب سے مستند ترجمان کی حیثیت سے قبول عام حاصل ہے[15]

امام شافعی نے خود کتاب مرتب کی اور بعد میں ان کے شاگردان رشید نے ان کی فقہ کو چار چاند لگائے۔ ان میں امام احمد بن حنبلؒ، المزنیؒ، البویطیؒ، الربیع المرادیؒ، الربیع الجیزیؒ اور الزعفرانیؒ نمایاں ہیں گویا امام احمد بن حنبل نے بعد میں اپنی فقہ مدون کر لی لیکن امام شافعیؒ سے کسب فیض ضرور کیا۔

منہج مسلک شافعیؒ

امام شافعیؒ کے مذہب کی بنیاد چار اُصولوں پر رکھی گئی ہے کتاب اللہ، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع اور قیاس بعض حضرات بطور اصلِ شافعی کے "تعامل اہلِ مکہ" کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ عبد الشکور فاروقی فرماتے ہیں:

"امام شافعیؒ نے دلائلِ شرعیہ میں سب سے پہلے قرآن، پھر سنت، پھر اجماع اور آخر میں قیاس کو ذکر کیا اور یہی شافعی منہج کی اصل ترتیب ہے[16]

مذکورہ بالا اصولوں کو دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ شافعی منہج کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے اور پھر اجماع اور قیاس پر ہے۔ امام صاحب مصالح مرسلہ اور استحسان کو دلیل کے طور پر تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ دوسرے آئمہ کرتے ہیں بلکہ یہ زیادہ سخت اسلوب اپناتے ہیں۔

فقہ حنبلی و مؤسس فقہ حنبلی کا تعارف

امام احمد بن حنبل کا پورا نام امام احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس الشیبانیؒ ہے۔ آپؒ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب امام اہل السنۃ ہے۔ آپؒ کی ولادت 164ھ، بغداد میں ہوئی اور بغداد میں ہی 241ھ کو وفات پائی۔ فقہ حنبلی کا دور اشاعت و تدوین تیسری سے پانچویں ہجری

---

14 - Ḥamīdullāh, *Tārīkh-e-Fiqh-e-Islāmī*, 131.
15 - Raḥmānī, *Qāmūs al-Fiqh*, 1:387.
16 - Khilāf, Dr. ʻAbd al-Wahhāb, *Tārīkh al-Tashrīʻ al-Islāmī*, 170.

تک ہے اور دور عروج واستحکام چھٹی سے آٹھویں صدی ہجری تک ہے۔ امام صاحب کے شیوخ میں ابراھیم بن سعد، عبد اللہ بن مبارک، سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید القطان کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ دوسرے آئمہ ثلاثہ کی طرح انہوں نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کا منہج اپنایا۔ مولانا محمد طفیل ہاشمی کے بقول:

"امام احمدؒ کے نزدیک اگر کسی مسئلے میں نص نہ ملتی تو وہ سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کے آثار کو دیکھتے اور ان میں حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے اقوال کو ترجیح دیتے[17]

قرآن وسنت کے بعد صحابہ کرامؓ کی اہمیت مسلم ہے اور دوسرے آئمہ ثلاثہ کی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے بھی صحابہ کرامؓ کے منہج واسلوب کو اپناتے ہوئے اپنی فقہ مدون کی اور خود سے من گھڑت کوئی بھی چیز نہیں اپنائی۔

اجلہ تلامذہ

امام احمد بن حنبل کے اجلہ تلامذہ میں مندرجہ ذیل اسمائے گرامی نمایاں ہیں:

1۔ ابن المدینیؒ

2۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

3۔ امام مسلم بن حجاجؒ

4۔ امام ابو داؤد سجستانیؒ

5۔ امام ابو بکر المروزیؒ

مولانا محمد علی ظہیر کے بقول:

"امام احمد بن حنبلؒ کے تلامذہ کی ایک بڑی جماعت ہے جن میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم جیسے محدثین شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ابو بکر المروزی اور ابو بکر ابن ہانی نے ان کے فقہی مسائل کو جمع کیا[18]

فقہی مذہب کی تکمیل کی بنسبت امام احمدؒ کی توجہ حدیث کی طرف زیادہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ امام احمدؒ علی بن المدینیؒ اور یحییٰ بن معینؒ کے ساتھ توثیقِ رجال، تضعیفِ رواۃ اور کشف العلل پر بحث ومباحثہ کے لیے ایک اجتماعی مجلس میں بیٹھتے اور آپ کے شاگردان رشید میں اسی لئے زیادہ تر محدثین ہیں۔

فقہ حنبلی کی امہات الکتب

فقہ حنبلی کی امہات الکتب درج ذیل ہیں:

1۔ مختصر الخرقی (فقہ حنبلی میں یہ کتاب متن کا درجہ رکھتی ہے)

2۔ کتاب الروایتین والوجہین

3۔ المسائل

17۔ Hāshimī, Maulānā Muḥammad Ṭufayl, *Ā'imma Arba'a aur un kī Fiqh* (Lahore: Idāra Thaqāfat-e-Islāmī, 1405 AH/1985 CE), 237.

18۔ Ẓahīr, Maulānā Muḥammad 'Alī, *Tārīkh-e-Fiqh-e-Islāmī* (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1417 AH/1997 CE), 28.

4۔العمدة

5۔المحرر

6۔الشافی

7۔الفروع

8۔الإنصاف فی معرفة الراجح من الخلاف

9۔الاقناع

10۔منتہی الإرادات فی جمع المقنع

11۔کشاف القناع عن متن الاقناع

یہ فقہ حنبلی کی امہات الکتب ہیں ویسے متاخرین حنابلہ کے یہاں الإنصاف، الاقناع اور منتہی الإرادات فقہ حنبلی کی نقل وترجیح میں زیادہ مستند سمجھی جاتی ہیں اور امام صاحب کی اپنی تصنیف حدیثی کتاب المسند ہے۔

فقہ حنبلی کا منہج

فقہ حنبلی کی بنیاد آٹھ اصولوں پر رکھی گئی ہے:

1۔کتاب اللہ، 2۔سنتِ رسولﷺ 3۔فتویٰ صحابیؓ، 4۔اجماع، 5۔قیاس، 6۔استصحابِ حال، 7۔مصالحِ مرسلہ، 8۔سدِ ذریعہ

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے بقول:

"امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اصل بنیاد قرآن، سنت اور آثارِ صحابہؓ ہیں۔وہ اجماع کو صرف صحابہؓ تک محدود رکھتے ہیں اگر نصوص نہ ملیں تو قیاس کی طرف جاتے ہیں لیکن اگر کوئی ضعیف حدیث بھی دستیاب ہو تو وہ قیاس کو چھوڑ کر اس حدیث پر عمل کرتے ہیں[19]

امام صاحب کا منہج حدیث پر زیادہ فوکس کرتا ہے اور اسی لئے امام صاحب کے تلامذہ میں خصوصاً محدثین ہیں اور ان کی اپنی تصنیف "کتاب المسند" بھی حدیث پر ہی ہے۔امام صاحب اجماع بھی صحابہ کرامؓ تک محدود رکھتے یہ ان کے فقہ کی کسوٹی ہے اور ان کی شرائط کڑی ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان چار فقہی مسالک کے علاوہ اور بھی مسالک ابھرے جیسے کہ اہل تشیع کے مسالک کا بھی ظہور ہوا مثلاً:

1شیعہ امامیہ (اثناعشریہ)

2۔شیعہ زیدیہ

3۔شیعہ اسماعیلیہ

ان کے علاوہ اور بھی مسالک ابھرے جو وقت کے ساتھ معدوم ہو گئے جیسے کہ مسلک امام اوزاعیؒ، مسلک امام لیث بن سعد، مسلک امام داؤد بن علی ظاہری اور مسلک امام ابو جعفر محمد بن جریر طبریؒ وغیرہ۔ان میں سے کچھ مسالک وقت کے ساتھ معدوم ہو گئے اور کچھ آج بھی موجود ہیں جن میں پہلے چار فقہی مسالک اور شیعہ کے کچھ مسالک شامل ہیں۔

[19]۔ Al-Zuḥaylī, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh*, 1:92.

عصر حاضر میں فقہی مسالک کی جغرافیائی حدود

فقہی مسالک سارے کے سارے معدوم نہیں ہوئے بلکہ کچھ مذاہب آج بھی موجود ہیں اور ان میں سر فہرست مذاہب اربعہ یعنی حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہیں سب سے پہلے نمبر پر آج بھی فقہ حنفی ہے اس کے پیروکار زیادہ ہیں اور سب سے پہلے فقہ حنفی کا جائزہ لیتے ہیں۔

فقہ حنفی کی موجودہ جغرافیائی حدود کا ایک محققانہ جائزہ

فقہ حنفی کے پیروکار آج بھی تعددی لحاظ سے برتر ہے اور اس کی ابتدا کوفہ سے ہوئی اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ عباسی دور، عثمانی دور اور برصغیر میں بطور سرکاری مذہب رائج رہا۔ اس کی جغرافیائی حدود پھیلتے پھیلتے جنوبی ایشیا یعنی پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور افغانستان تک وسیع ہو گئیں۔ اس کا پھیلاؤ وسطی ایشیا یعنی ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان تک بھی ہے ان کے علاوہ ترکی اور بلقان کے کچھ علاقے (عثمانی اثرات کی وجہ سے) اس کے زیر اثر ہیں پھر مشرقِ وسطٰی کے بعض حصے (شام، عراق وغیرہ) اس کے زیر اثر ہیں۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے بقول:

> "فقہ حنفی برصغیر پاک وہند، افغانستان اور بنگلہ دیش میں سب سے زیادہ رائج ہے۔ اسی طرح وسطی ایشیا کے ممالک ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان میں بھی یہی فقہ صدیوں سے غالب ہے۔ خلافتِ عثمانیہ نے اسے اپنا سرکاری فقہ قرار دیا، جس کے نتیجے میں ترکی اور بلقان کے ممالک (بوسنیا، کوسوو، البانیا) میں یہ فقہ آج تک موجود ہے[20]

اسی طرح ڈاکٹر محمود احمد غازی اس ضمن میں فرماتے ہیں:

> "آج عالم اسلام میں حنفی فقہ سب سے زیادہ پیروکاروں کا حامل ہے۔ برصغیر کے تقریباً تمام مسلمان، افغانستان، وسط ایشیا کے خطے اور ترکی وبلقان کے علاقے فقہ حنفی پر عمل پیرا ہیں[21]

اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق کے مطابق:

> "امام ابو حنیفہ کا فقہ زیادہ تر ان علاقوں میں رائج ہوا جو مشرقی اسلامی دنیا کہلاتے ہیں: عراق، خراسان، ماوراء النہر، ہندوستان اور پھر آگے چل کر سلطنتِ عثمانیہ کے زیر نگیں علاقے۔ آج بھی ان خطوں کے اکثر مسلمان فقہ حنفی کے متبع ہیں[22]

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ فقہ حنفی کا محور عصر حاضر میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، مالدیپ، اردن، لبنان، شام، عراق، ترکیہ، سائپرس، افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، قازقستان، ترکمانستان، کرغزستان، چائنہ، روس، چیچنیا، بوسنیا اور کوسووہے۔ فقہ حنفی قدیم فقہ ہے اور آج بھی اس کی شاخیں تقریباً پوری دنیا میں پھیلی ہیں۔

---

[20]۔ Al-Zuḥaylī, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh*, 1:36.

[21]۔ Ghāzī, Dr. Maḥmūd Aḥmad ibn Muḥammad Yūsuf Ghāzī, *Muḥāḍarāt-e-Fiqh*, Lecture: Fiqhī Madhāhib kā Ta'āruf (Lahore: Al-Faisal Nāshirān wa Tājirān-e-Kutub, 1425 AH/2005 CE), 57.

[22]۔ Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Khuṭbāt-e-Bahāwalpur* (Lahore: Maktaba Ja'fariyya, 1401 AH/1981 CE), 241.

فقہ مالکی کی موجودہ جغرافیائی حدود پر ایک تحقیقی نظر

فقہ مالکی دوسرا بڑا اور پرانا مسلک ہے اور اس کی ابتدا مدینہ سے ہوئی اور تعامل مدینہ اس میں نمایاں ہے۔امام مالک جیسے مرد حق نے باطل قوتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا اور اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے یہاں تک کہ شہید ہوگئے اللہ کریم نے آپؒ کی قربانی رائیگاں نہیں کی اور آج بھی ان کا مسلک دنیا میں کہیں نہ کہیں موجود ہے مثلاً ڈاکٹر بلال فلپ صاحب کی تحقیق کے مطابق:

> *"Today the Maliki School is still being practiced…followers are found mostly in Upper Egypt,Sudan,North Africa (Tunisia,Algeria and Morocco),West Africa(Mali,Nigeria,Chad etc.)and the Arabian Gulf states(Kuwait,Qatar,Bahrain*[23]

اور ڈاکٹر وہبہ الزحیلی صاحب کے مطابق فقہ مالکی کا علاقہ کچھ یوں ہے:

> "فقہ مالکی بالخصوص شمالی افریقہ (مراکش،الجزائر،تیونس،لیبیا) اور مغربی افریقہ (مالی،نائجیریا،چاڈ وغیرہ) میں سب سے زیادہ رائج ہے۔مصر اور سوڈان کے بعض حصوں میں بھی یہ فقہ موجود ہے[24]

ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی تحقیق کچھ یوں ہے:

> "مالکی فقہ کا دائرۂ عمل آج بھی زیادہ تر شمالی افریقہ اور مغربی افریقہ کے ممالک تک محدود ہے اور ان خطوں کے عوام کی غالب اکثریت فقہ مالکی پر عمل پیرا ہے[25]

شیخ ابوزہرہؒ کی تحقیق کے مطابق مالکی علاقے کچھ یوں بنتے ہیں:

> "مغربِ عرب (شمالی افریقہ) اور اندلس میں فقہ مالکی نے صدیوں تک غلبہ پایا اور آج بھی مراکش،الجزائر اور تیونس میں یہ فقہ سب سے زیادہ رائج ہے[26]

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فقہ مالکی زیادہ تر شمالی افریقہ (مراکش، الجزائر، لیبیا، تیونس) میں موجود ہے اور ایک اندازے کے مطابق یہ تقریباً اٹھارہ ممالک میں مروج ہے بہر حال اس کی مقبولیت ہی ہے کہ یہ فقہ معدوم نہیں ہوا بلکہ آج بھی موجود ہے اور اس فقہ کے ماننے والے مالکی کہلاتے ہیں۔اس، فقہ کے چیدہ چیدہ ماننے والے مصر میں بھی موجود ہیں لیکن زیادہ مقبولیت افریقہ میں ہی نظر آتی ہے۔

فقہ شافعی کی موجودہ جغرافیائی حدود

فقہ شافعیؒ بھی موجودہ دور میں رائج و قائم ہے اور مذاہب اربعہ میں اس کا نمبر تیسرا ہے فقہ شافعی کا آغاز حجاز سے ہوا پھر اس کی نشوونما مدینہ اور بغداد میں ہوئی اور جمع و تدوین اور پھیلاؤ مصر سے ہوا شام و فلسطین میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔امام صاحب کی تبحر علمی کی بناء پر انکی فقہ مدون ہوئی اور آج بھی قائم اور جاری وساری ہے اس ضمن میں سید امیر علیؒ رقمطراز ہیں:

> "امام شافعی نے اپنی زندگی کے مختلف حصوں میں تینوں بڑے فقہی مراکز حجاز، عراق اور مصر سے استفادہ کیا اس وجہ سے فقہ شافعی میں ایک جامعیت پائی جاتی ہے جو دوسرے فقہی مکاتب میں کم دکھائی دیتی ہے[27]

---

23. Philips, Bilal, *The Evolution of Fiqh* (Kuala Lumpur: A.S. Noordeen, 1410 AH/1989 CE), 72.
24. Al-Zuḥaylī, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh*, 89.
25. Ghāzī, *Muḥāḍarāt-e-Fiqh*, 65.
26. Abū Zahra, Muḥammad ibn Aḥmad ibn Muṣṭafā, *Tārīkh al-Madhāhib al-Islāmiyya*, trans. Prof. Ghulām Aḥmad Ḥarīrī (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1421 AH/2001 CE), 212.

موجودہ جغرافیائی حدود کے حوالے سے مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ:

"فقہ شافعی کا موجودہ رواج زیادہ تر یمن، مشرقی افریقہ، ملایا، جاوا اور مصر میں ہے[28]

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی فقہ شافعی کی موجودہ جغرافیائی حدود کے بارے میں تحقیق کچھ ایسے ہے:

"فقہ شافعی زیادہ تر مصر، مشرقِ افریقہ (سوڈان، صومالیہ، اریٹیریا)، یمن، انڈونیشیا، ملائیشیا اور جنوبی عرب کے علاقوں میں رائج ہے[29]

مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فقہ شافعی عصر حاضر میں یمن، افریقہ، ملایا، جاوا، مصر، انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، شام اور فلسطین کے کچھ علاقوں میں قائم ہے۔ فقہ شافعی کی مقبولیت ہی ہے کہ یہ آج بھی قائم و دائم ہے جبکہ امام شافعیؒ پر رافضی وغیرہ ہونے کے فتوے بھی لگے اور دوسرے آئمہ کبارؒ کی طرح ان پر بھی عرصہ حیات تنگ رہا لیکن انہوں نے بھی اپنے شیوخؒ کی طرح باطل کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے جس کی وجہ سے یہ انعام ربانی ملا کہ ان کی فقہ پر عمل کرنے والے آج بھی موجود ہیں اور شوافع کہلاتے ہیں۔

فقہ حنبلی کی موجودہ جغرافیائی حدود

امام احمد بن حنبلؒ کا تعلق بغداد سے تھا اور یہیں سے ان کے فقہ کی ابتداء ہوئی لیکن مذاہب ثلاثہ کا ان دنوں دور دورہ تھا ان کی فقہ کو ان جیسی شہرت تو نہ ملی لیکن بعد کے ادوار میں ان کی فقہ کو عروج ملا اور مذاہب ثلاثہ کی طرح یہ بھی موجود ہے اور اس پر لوگ عمل پیرا بھی ہیں اس کو عروج عباسی دور کے بعد ملا خصوصاً آل سعود اور وہابی تحریک نے اس کو پھیلایا اور آج یہ مذاہب اربعہ میں شامل ہے اور موجودہ دنوں سعودی عرب، امارات، نجد اور قطر میں یہ نظر آتا ہے سید ابو الاعلی مودودیؒ فرماتے ہیں:

"حنبلی فقہ کو سیاسی غلبہ کبھی حاصل نہ ہوا مگر عرب کے نجدی خطے میں یہ فقہ ہمیشہ سے زندہ رہی اور آل سعود کے دور میں اس نے پھر سے قوت پکڑی[30]

اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ کے بقول:

"امام احمد بن حنبلؒ کی فقہ کو حقیقی فروغ جزیرہ العرب میں ملا اور یہی وجہ ہے کہ نجد و حجاز کے باشندے آج بھی اسی فقہ پر عمل پیرا ہیں[31]

مولانا منیر احمد قمر رقمطراز ہیں:

"امام احمد بن حنبل کی فقہ نے عراق سے آغاز کیا لیکن محدود رہی۔ نجد اور حجاز میں اس کو قبولیت ملی اور آج سعودی عرب میں یہی فقہ نافذ ہے[32]

---

[27]۔ Sayyid Amīr ʻAlī ibn Sayyid Saʻādat ʻAlī, *The Spirit of Islam*, trans. Maulvī Waḥīd al-Zamān Kairānwī (Lahore: Sheikh Ghulām ʻAlī and Sons, 1375 AH/1956 CE), 233.

[28]۔ Nuʻmānī, Muḥammad Shiblī, *Sīrat al-Nuʻmān* (Delhi: Nadwat al-Muṣannifīn, 1380 AH/1961 CE), 305.

[29]۔Ghāzī, *Muḥāḍarāt-e-Fiqh*, 82.

[30]۔ Mawdūdī, Sayyid Abū al-Aʻlā ibn Sayyid Aḥmad Ḥasan, *Khilāfat wa Mulūkiyat* (Lahore: Tarjumān al-Qur'ān Publications, 1386 AH/1967 CE), 154.

[31]۔ Mubarakpūrī, Abū al-ʻĀṣ Ṣafī al-Raḥmān ibn ʻAbd al-Majīd ibn Ḥabīb Allāh Salfī, *Al-Raḥīq al-Makhtūm* (Lahore: Maktaba Salfiyya, 1420 AH/2000 CE), 59.

[32]۔ Qamar, Muḥammad Munīr, *Āʼimma Arbaʻa aur un ke Fiqhī Makātib* (Lahore: Maktaba Islāmiyya, 1424 AH/2004 CE), 278.

مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ کی تحقیق کے مطابق:

"فقہ حنبلی کو بغداد میں تو شہرت حاصل ہوئی لیکن زیادہ دن باقی نہ رہی۔ اس کے اصل وارث نجد اور حجاز کے لوگ ہیں جہاں سے آج یہ پورے سعودی عرب میں پھیلی ہے [33]

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی حنبلی پیروکاروں کی جغرافیائی حدود کے بارے میں تحقیق یوں ہے:

"فقہ حنبلی آج بنیادی طور پر سعودی عرب میں نافذ ہے اور خلیجی ممالک میں اس کے اثرات موجود ہیں [34]

مندرجہ بالا دلائل کی روسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے بھی دیگر آئمہ ثلاثہ کی طرح سختیاں بھی برداشت کیں اور ان کی موجودگی میں ان کی فقہ مدہم سی رہی لیکن عباس دور کے بعد اس کا عروج آیا اور آل سعود اور وہابی تحریک سے اس کو دوام حاصل ہوا اور آج سارا سعودی عرب اس مکتبہ فکر کے زیر اثر ہے اور اس کی اکثریت کا علاقہ سعودی عرب ہے۔ اس حوالے سے کہا جا سکتا ہے کہ سعودی عرب میں فقہ حنبلی بالخصوص اور قطر، امارات اور کویت میں جزوی طور پر موجود ہے جبکہ اس کی باقیات شام، اردن، فلسطین اور عراق میں بھی پائی جاتی ہیں۔

آئمہ اربعہ کے فقہی مسالک کے علاوہ دیگر فقہی مسالک اور ان کی موجودہ جغرافیائی حدود

آئمہ اربعہ کے فقہی مسالک تو پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں اور کچھ مسالک وقت کے لحاظ سے ابھرے اور معدوم ہو گئے لیکن شیعہ فقہ کے کچھ مذاہب آج بھی موجود ہیں جیسے کہ فقہ جعفریہ / امامیہ، فقہ زیدیہ اور فقہ اباضیہ۔ اس ضمن میں سب سے پہلے فقہ جعفریہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

فقہ جعفریہ کی موجودہ جغرافیائی حدود

فقہ جعفریہ کی ابتداء بھی مدینہ سے ہوئی اور یہ سادات کرامؒ کا مدون کردہ فقہ ہے اور امام جعفر صادقؒ سے منسوب ہے اور اہل بیت اطہارؓ کی طرف اس کی نسبت ہے۔ جہاں تک امام جعفر صادقؒ کا تعلق ہے تو وہ صحابہ کرامؓ کے خلاف نہیں تھے یہ بعد میں خوارج وغیرہ کے ظہور اور شیعان علیؓ اور شیعان امیر معاویہؓ جیسی گروہ بندیوں کی وجہ سے یہ فقہ متنازع ہو گئی مگر پھر بھی یہ موجود ہے۔ فقہ جعفریہ ریاستی سطح پر ایران میں مروج ہے اس کے علاوہ عراق، لبنان، بحرین، پاکستان، افغانستان، سعودی عرب، ہندوستان، کویت، شام اور یمن میں بھی اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ آیت اللہ شیخ محمد جواد مغنیہ کے مطابق:

"فقہ جعفریہ کی ابتدا مدینہ منورہ میں ہوئی جہاں امام جعفر صادقؒ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے تھے۔ اس کے بعد یہ کوفہ منتقل ہوا جو شیعہ کے لیے ایک علمی مرکز بن گیا پھر قم، رے اور مشہد (ایران) میں اس کے بڑے مراکز قائم ہوئے یوں عراق اور ایران فقہ جعفریہ کا بنیادی وطن بن گئے بعد ازاں یہ بحرین، ہندوستان، پاکستان اور لبنان تک پھیل گیا [35]

تجزیے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ مسلک شروع میں میں اعتدال پسند تھا لیکن رفتہ رفتہ لوگوں نے اس میں خرافات شروع کر دیں امام جعفر صادقؒ خود صحابہ کرامؓ کے خلاف نہ تھے اور نہ کسی کو بولنے دیتے خوارج کے ظہور سے اس کا نقشہ بدل گیا اور یہ آج بھی مقبول مسلک ہے اس کا آغاز مدینہ سے ہوا اور آج اس کا مرکز ایران ہے۔ یہ مسلک عراق، ہندوستان، بحرین، پاکستان اور لبنان میں بھی ملتا ہے۔

---

[33]- Kīlānī, ʻAbd al-Raḥmān ibn ʻAbd al-Jabbār, *Imām Aḥmad ibn Ḥanbal aur Fiqh-e-Ḥanbalī* (Lahore: Maktaba Quddūsiyya, 1416 AH/1996 CE), 191.

[34]- Ghāzī, *Muḥāḍarāt-e-Fiqh*, 83.

[35]-Mughniyya, Āyatullāh Sheikh Muḥammad Jawād, *Muḥāḍarāt fī Tārīkh Fiqh al-Jaʻfarī*, trans. Maulānā Taqī Amīnī (Lucknow: Idāra Anwār-e-Hidāyat, 1414 AH/1994 CE), 5.

فقہ زیدیہ کی موجودہ جغرافیائی حدود

فقہ زیدیہ امام زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ کی طرف منسوب ہے۔امام زیدؒ نے کوفہ میں بنو امیہ کے خلاف قیام کیا اور شہید کر دیئے گئے لیکن ان کے شاگردوں نے انکی فقہ مدون کی۔زیدی فقہ نے فقہ حنفی اور فقہ جعفریہ دونوں سے اصول لئے اس لئے اس کو شیعہ سنی کے درمیان پل کا نام دیا جاتا ہے اس فقہ کا آغاز تو کوفہ سے ہوا مگر ان کے شاگردوں نے یمن اور طبرستان میں بھی اس کو فروغ دیا۔وکیپیڈیا کے مطابق:

"Zaydis regard rationalism as more important than Quranic literalism and historically were quite tolerant towards Shafi'i Sunnism,a religion of about half of the Yemenis.Most of the world's Zaydis are located in northern Yemen and Najran, Saudi Arabia[36]

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سنی مذاہب اربعہ کی طرح شیعہ مذاہب بھی موجود ہیں اور ان کی جھلک دنیا میں کہیں نہ کہیں نظر بھی آتی ہے اور جہاں جہاں اس مسلک کے پیروکار بھی گئے اس خطے میں یہ مسلک بھی رچ بس گیا جیسے کہ عام لوگوں کی تحقیق یہی ہے کہ سعودی عرب میں شیعہ نہیں پائے جاتے لیکن یہ سعودی عرب میں موجود ہیں اس طرح یہ کوفہ سے ہوتے ہوتے سعودی عرب،یمن اور نجران میں بھی بس گئے اور آج بھی ان کے پیروکار یہاں موجود ہیں۔

فقہ اباضیہ کی موجودہ جغرافیائی حدود

فقہ اباضیہ کا ظہور خوارج کے معتدل فرقے سے ہوا اور اس کی ابتدا بصرہ موجودہ عمان سے ہوئی۔یہ فقہ اباض بن نصر کی طرف منسوب ہے۔عمان میں اس کی حیثیت سرکاری فقہ کی ہے اس کے علاوہ شمالی افریقہ،الجزائر،لیبیا،تیونس،افریقہ کے مشرقی ساحل(تنزانیہ)اور یمن وغیرہ میں اس کا رنگ نظر آتا ہے۔جان سی ولکنسن کی تحقیق کے مطابق:

"The largest center of Ibadism is Oman, where the majority of the population follows Ibadi doctrines.The government also adheres to Ibadi principles and mosques, schools and religious institutions are widely present[37]

ویلری جے ہوف مین کے بقول:

"Ibadis can be found in some regions of Yemen and Morocco,though these communities are limited and integrated into the local social structure[38]

درج بالا تحقیق سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ فقہ اباضیہ کا تعلق خوارج کے معتدل طبقے سے ہے اور یہ متشدد نہیں تھے ان کا ظہور بصرہ سے ہوا جو کہ موجودہ عمان ہے اور یہاں آج بھی اس فقہ کی سرکاری حیثیت ہے اس کے بعد اس فقہ کا رنگ یمن،شام،الجزائر اور افریقہ وغیرہ میں بھی نظر آتا ہے اس فقہ کی اکثریت اور گڑھ عمان ہے جبکہ جزوی طور پر افریقہ وغیرہ میں بھی ملتا ہے جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ خوارج کہیں غائب نہیں ہوئے بلکہ اپنی تاریخ کو لے کر ابھی بھی موجود ہیں۔

---

36 -Wikipedia, “Zaydism,” last modified August 27, 2025, https://en.wikipedia.org/wiki/Zaydism.

37-Wilkinson, John C., *Ibadism: Origins and Early Development in Oman* (Oxford: Oxford University Press, 1431 AH/2010 CE), 15.

38-Hoffman, Valerie J., *The Essentials of Ibāḍī Islam* (London: Routledge, 1433 AH/2012 CE), 28.

خلاصہ ونتائج البحث

فقہی مسالک تاریخی طور پر اجتہاد اور مقامی معاشرتی حالات کے اثرات سے وجود میں آئے۔ اولین و قدیم مسلک فقہ حنفی ہے اس کے بعد فقہ مالکی کا نمبر ہے پھر تیسرے نمبر پر مسلک شافعی ہے اور چوتھا مشہور مذہب حنبلی ہے۔ اس کے بعد کچھ مذاہب وقت کے لحاظ سے ابھرے اور بجائے پنپنے کے معدوم ہو گئے لیکن شیعہ کے کچھ مسالک آج بھی موجود ہیں جیسے امامیہ، زیدیہ اور اباضیہ وغیرہ۔ ہر مسلک کی اصولی بنیاد اور فقہی روش مختلف ہے لیکن مقصد ایک ہی ہے یعنی شریعت کے مطابق زندگی گزارنا۔ اور جہاں تک اہل سنت کے مذاہب کا تعلق ہے تو ان کا منہج ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہی ہے اور زیدیہ فقہ بھی اہل سنت کے قریب قریب ہے۔ عصر حاضر میں یہ مسالک جغرافیائی حدود کے لحاظ سے واضح ہیں مگر گلوبلائزیشن اور ہجرت کے اثرات سے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ دنیا میں تقریباً کسی نہ کسی علاقے میں کسی نہ کسی فقہی مسلک پر لوگ عمل پیرا ہیں۔ فقہی مسالک کا مطالعہ ہمیں اسلامی قانونی تنوع اور عملی زندگی میں اس کی تطبیق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے لیکن اس کا مطلب عصر حاضر کے حوالے سے قطعی طور پر یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ میرا فقہی مسلک ہی ٹھیک ہے اور اگلے کا غلط یا طیش میں آکر کسی پر کفر کے فتوے لگانا بھی جائز نہیں بلکہ اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تاکہ اتحاد امت کو فروغ ملے اور امن کا دور دورہ ہو۔ آج بھی کہیں نہ کہیں یہ مسالک تو موجود ہیں تو اسلام کو فروغ دینا ضروری ہے نا کہ فرقہ واریت کو کیونکہ نئے اسلام قبول کرنے والے اس حوالے سے اشکال کا شکار ہو سکتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کس مسلک پر عمل پیرا ہوا جائے چنانچہ اس ضمن میں احتیاط کا دامن تھامے رکھنا ضروری ہے اور مقصد ہر حوالے سے انسانیت کی بھلائی ہونا مقصود ہے اور یہی فقہ میں بھی نظر آتا ہے کہ کیسے سارے آئمہ نے انسانیت کی بھلائی کے لئے پیش آمدہ مسائل کی تطبیق کی۔

تجاویز وسفارشات

1۔ **اتحاد بین المذاہب کے لیے کمیٹیوں کا قیام:** عصرِ حاضر میں اتحاد بین المذاہب کے لیے کمیٹیاں قائم کی جائیں جو مسلکی تعصبات کے خاتمے میں معاون کردار ادا کریں۔

2۔ **وحدت المسلمین پر مبنی لٹریچر کی اشاعت:** مسلکی تعصبات سے بالاتر ہو کر "وحدت المسلمین" پر فوکس کیا جائے اور ایسا لٹریچر شائع کیا جائے جس میں تمام مسالک کے علماء اپنی آراء پیش کریں۔

3۔ **مسالک کے احترام کا شعور بیدار کرنا:** علماء کرام عوامی سطح پر یہ شعور بیدار کریں کہ دوسروں کے مسالک کو برا کہنا یا ان کی تحقیر کرنا اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔

4۔ **تقابلی فقہ کو نصاب میں شامل کرنا:** جامعات اور دینی اداروں کے نصاب میں فقہی مذاہب کے تقابلی مطالعے کو شامل کیا جائے تاکہ طلبہ فکری وسعت اور علمی رواداری کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔

5۔ **میڈیا اور ورکشاپس کے ذریعے شعور اجاگر کرنا:** میڈیا، تعلیمی پلیٹ فارمز اور دینی اداروں میں بین المذاہب ہم آہنگی پر سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے تاکہ مثبت رجحانات فروغ پائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Abū Zahra, Muḥammad ibn Aḥmad ibn Muṣṭafā. *Tārīkh al-Madhāhib al-Islāmiyya*. Translated by Prof. Ghulām Aḥmad Ḥarīrī. Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1421 AH/2001 CE.
* Akbarābādī, Sa'īd Aḥmad. *Fiqh-e-Islāmī kā Ta'āruf*. Delhi: Nadwat al-Muṣannifīn, 1417 AH/1997 CE.
* Aṣlaḥī, Amīn Aḥsan. *Uṣūl-e-Fiqh*. Lahore: Idāra Tadabbur-e-Qur'ān wa Ḥadīth, 1423 AH/2003 CE.
* Banūrī, Maulānā Muḥammad Yūsuf. *Imām A'ẓam Abū Ḥanīfa: Sīrat wa Fiqh*. Karachi: Maktaba Dār al-'Ulūm, 1410 AH/1990 CE.

- Ghāzī, Dr. Maḥmūd Aḥmad ibn Muḥammad Yūsuf Ghāzī. *Muḥāḍarāt-e-Fiqh*. Lahore: Al-Faisal Nāshirān wa Tājirān-e-Kutub, 1425 AH/2005 CE.
- Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad. *Khuṭbāt-e-Bahāwalpur*. Lahore: Maktaba Ja'fariyya, 1401 AH/1981 CE.
- Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad. *Tārīkh-e-Fiqh-e-Islāmī*. Lucknow: Majlis Barkāt-e-Islāmī, 1376 AH/1957 CE.
- Hāshimī, Maulānā Muḥammad Ṭufayl. *Ā'imma Arba'a aur un kī Fiqh*. Lahore: Idāra Thaqāfat-e-Islāmī, 1405 AH/1985 CE.
- Ḥasanī, 'Allāma Sayyid 'Abd al-Ḥayy. *Nuzhat al-Khawāṭir wa Bahjat al-Masāmi'*. Translated by Maulānā 'Abd al-Salām Nadwī. Lucknow: Nadwat al-'Ulamā', 1403 AH/1983 CE.
- Hoffman, Valerie J. *The Essentials of Ibāḍī Islam*. London: Routledge, 1433 AH/2012 CE.
- Jālandharī, Prof. Muḥammad Yūnus. *Imām Mālik aur Fiqh-e-Mālikī*. Lahore: Idāra Thaqāfat-e-Islāmī, 1405 AH/1985 CE.
- Kīlānī, 'Abd al-Raḥmān ibn 'Abd al-Jabbār. *Imām Aḥmad ibn Ḥanbal aur Fiqh-e-Ḥanbalī*. Lahore: Maktaba Quddūsiyya, 1416 AH/1996 CE.
- Mawdūdī, Sayyid Abū al-A'lā ibn Sayyid Aḥmad Ḥasan. *Khilāfat wa Mulūkiyat*. Lahore: Tarjumān al-Qur'ān Publications, 1386 AH/1967 CE.
- Mubarakpūrī, Abū al-'Āṣ Ṣafī al-Raḥmān ibn 'Abd al-Majīd ibn Ḥabīb Allāh Salfī. *Al-Raḥīq al-Makhtūm*. Lahore: Maktaba Salfiyya, 1420 AH/2000 CE.
- Mughniyya, Āyatullāh Sheikh Muḥammad Jawād. *Muḥāḍarāt fī Tārīkh Fiqh al-Ja'farī*. Translated by Maulānā Taqī Amīnī. Lucknow: Idāra Anwār-e-Hidāyat, 1414 AH/1994 CE.
- Nu'mānī, Muḥammad Shiblī. *Sīrat al-Nu'mān*. Delhi: Nadwat al-Muṣannifīn, 1380 AH/1961 CE.
- Nu'mānī, Muḥammad Shiblī ibn Ḥabīb Allāh. *Tārīkh al-Fiqh al-Islāmī*. Lucknow: Maṭba' Nadwat al-'Ulamā', 1348 AH/1930 CE.
- Philips, Bilal. *The Evolution of Fiqh*. Kuala Lumpur: A.S. Noordeen, 1410 AH/1989 CE.
- Qamar, Muḥammad Munīr. *Ā'imma Arba'a aur un ke Fiqhī Makātib*. Lahore: Maktaba Islāmiyya, 1424 AH/2004 CE.
- Raḥmānī, Khālid Sayf Allāh. *Qāmūs al-Fiqh*. Karachi: Zamzam Publishers, 1428 AH/2007 CE.
- Sayyid Amīr 'Alī ibn Sayyid Sa'ādat 'Alī. *The Spirit of Islam*. Translated by Maulvī Waḥīd al-Zamān Kairānwī. Lahore: Sheikh Ghulām 'Alī and Sons, 1375 AH/1956 CE.
- 'Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī. *Al-Fiqh al-Islāmī kī Tārīkh wa Irtiqā'*. Karachi: Dār al-Ishā'at, 1400 AH/1980 CE.
- 'Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī. *Al-Fiqh al-Islāmī kī Tārīkh wa Irtiqā'*. Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1423 AH/2003 CE.
- Al-Zuḥaylī, Dr. Wahba. *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh*. Translated by Muḥammad Yūsuf Tanūlī. Karachi: Dār al-Ishā'at, 1432 AH/2011 CE.
- Wilkinson, John C. *Ibadism: Origins and Early Development in Oman*. Oxford: Oxford University Press, 1431 AH/2010 CE.
- Wikipedia. "Zaydism." Last modified August 27, 2025. https://en.wikipedia.org/wiki/Zaydism.